0389

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے شراکت پر مسمی نعمت اللہ بن مشتاق احمد کے ساتھ کاروبار شروع کیا۔ جس کا شراکت نامہ میں لف کردیا ہے۔ ہمارا کام ایک عمارتی سریہ ساز فیکٹری پر مشتمل تھا۔ میرے شراکت دار اس کام سے بالکل ناواقف تھا۔ وہ کئی بار میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ اس کام کا تجربہ رکھتے ہیں اس لئے ہم دونوں مل کر کام کریں تو فائدہ ہوگا۔ فیکٹری ناکارہ تھی بندہ نے یکم فروری 2016 سے کام شروع کیا میں نے فیکٹری کی مشینری کے اندر جو خرابیاں تھیں انکو درست کروا کر فیکٹری چالو کردی۔ چند ایک بڑی خرابیوں کیلئے ہم نے فیکٹری عید الفطر کی چھٹیوں میں بند کر کے ان خرابیوں کو بھی درست کروایا جن کی وجہ سے ہمیں مسلسل نقصان ہو رہا تھا۔ یہ تمام خرابیاں میرے شرکت دار کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے تھیں بالآخر 29 جولائی 2016 کو ہم نے فیکٹری کو مکمل اصلاح کے بعد چلایا۔ مکمل اطمینان ہوگیا کہ ان فیکٹری نفع بخش ثابت ہو رہی ہے۔ تو میرے شراکت دار میری اجازت کے بغیر میرے لائے ہوئے ٹیکنیکل اسٹاف سے درپردہ نیا معاہد کیا۔ اور یکم اگست کو میرے لئے فیکٹری کا داخلہ بند کردیا۔ اب وہ اگست 2016 سے فیکٹری چلا رہے ہیں اور حاصل کردہ نفع بھی لے رہے ہیں اب کیونکہ فیکٹری سے نفع حاصل ہو رہا ہے اس لئے انہوں نے میری شراکت داری ختم کردی ہے۔ اب میں ان سے اپنی رقم کا مطالبہ کرتا ہوں تو وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ معاہدہ کے مطابق چھ ماہ کا نقصان ادا کر کے بقیہ رقم لے لیں۔ جب میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ نے معاہد کے مطابق مجھے "6" ماہ پہلے نہیں بتایا اور میری اجازت کے بغیر میرے لائے ہوئے ٹیکنیکل اسٹاف سے معاہدہ کیا اور فیکٹری چلا رہے ہیں تو جواب دیتے ہیں ہمارے معاہدہ پر دستخط نہیں ہوا۔

گزارش ہے کہ جس معاہدہ کی کاپی منسلک ہے۔ اس کے مطابق ہم دونوں نے رقم اقساط میں لگائی یعنی جس طرح رقم آتی رہی کاروبار میں لگتی رہی، ہمارا درمیاں یہ طے ہوا تھا کہ فیکٹری کی مشینری ٹھیک ہوجائے اور فریقین کی رقم بھی مکمل ہوجائے تو اسی معاہدہ کو دوبارہ اسٹام پیپر پر لکھ حتمی طور پر دستخط کریں گے۔ مگر اس کی نوبت آنے سے پہلے انہوں نے یکطرفہ طور پر فیصلہ کر کے میرا فیکٹری میں داخلہ بند کردیا۔ میرا ان سے مطالبہ ہے کہ نقصان میں تو آپ نے مجھے ساتھ رکھا اور جب فیکٹری نفع دینے لگی تو مجھے الگ کردیا۔ اسی لئے میری شرکت کی رقم اور چھ ماہ کی میری انتھک محنت (روزانہ ناظم آباد سے شیر شاہ اور پھر اسٹیل مل پورٹ قاسم روزانہ 100 کلومیٹر کا سفر طے کرنا جس میں روزانہ میرے ذاتی اخراجات اور گاڑی کے پٹرول کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے میرے گاڑی کی مرمت پر خرچ ہوے۔ اس لئے میں مبلغ بارہ لاکھ روپے کا چھ ماہ کی محنت کے طور پر مطالبہ کیا ہے۔

دار الافتاء

مذکورہ تفصیل کی روشنی میں میرے چند سوالات کے جوابات عنائت فرمادیں۔

(۱)۔۔۔مذکورہ صورت میں میرے شریک کا مذکورہ رویہ اختیار کرنا شرعاً کیسا ہے؟

(۲)۔۔۔میرے شریک کو طے شدہ معاملہ کو یکطرفہ فیصلہ کر کے کاروبار سے مجھے الگ کرنا کیا درست ہے؟

(۳)۔۔۔میرے لئے معاہدہ کے مطابق نفع ونقصان کی وصولی ضروری ہے یا چھ ماہ کی محنت اور اپنی شراکت کی رقم لینا ضروری ہے؟

جاری ہے ---

(۴)---- مذکورہ صورت میں معاملہ کے تصفیہ کا شرعی طریقہ کیا ہے

والسلام۔

محمد عرفان ولد عبدالحمید
سی ۱۶۰ ابلاک اے نارتھ ناظم آباد کراچی
0313-8212580

وضاحت: مستفتی نے فون پر بتایا کہ شروع میں جو زبانی شرکت کا معاہدہ ہوا تھا اس میں یہ ساری باتیں طے ہوگئیں تھیں جو منسلک شراکت نامہ میں مذکور ہیں اور اسی وقت سے بحیثیت شرکت کاروبار شروع کردیا تھا۔

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

<u>**DEED OF PARTNERSHIP**</u>

*This deed of partnership is made at Karachi on this 29th day of January 2016, between (1) **Rana Naimat Ullah** s/o. Rana Mushtaq Ahmed, Muslim Adult, resident of House No. A-137, Block 14, Gulistan-e-Johar, Karachi and representative of Rana Bros. Steel hereby know as party of the first part, and (2) **Muhammad Irfan** s/o. Abdul Hameed, Muslim Adult, resident of House No. C-160, Block A, North Nazimabad, Karachi, hereby know as party of the second part, (which expression unless the context otherwise demands shall include their respective heirs, administrators, executors and assigns).*

Whereas the parties above named desire to carry on business in partnership with each other.

Now this deed is Witnessth as under:

1. *That the business of partnership shall be carried on under the name & style of **M/s. RANA BROS STEEL***

2. *That the registered office of the firm shall be situated at ST/0006-2, Gulshan-e-Hadeed, Phase-I, Karachi, or and at such other place or places as the parties may from time to time decide.*

3. *That the business of the firm shall be Manufacturers and Re-rollers of all varieties of Steel, special steel, carbon steel, tool alloy steel, mild steel and any other kind and grades of steel and to carry on and execute the work of steel, Importer, Exporter, Suppliers and other related business & businesses or any other business or businesses mutually decided by the partners.*

4. That the Capital of the firm shall be contributed by the partners in the following ratio / percentage as and when required.

75 فیصد سرمایہ رانا اسٹیل کی طرف سے ہوگا
اور 25 فیصد عرفان صاحب کی طرف سے

I. Rana Bros. Steel 75%
II. Muhammad Irfan s/o Abdul Hameed 25%

5. That the Profits and Losses of the firm shall be shared by the parties in the following ratios / percentage,

نفع و نقصان کا تناسب:
رانا اسٹیل : 70 فیصد
عرفان : 30 فیصد

a. Rana Bros. Steel 70%
b. Muhammad Irfan s/o Abdul Hameed 30%

6. That the parties shall open bank account/accounts in such schedule bank or banks as the parties may from time to time decide and such bank account/accounts shall be operated individually by Rana Bros. Steel with a mutual consent of the 2nd party. (باہمی رضامندی)

7. That the parties shall maintain proper books of accounts which shall be kept at the business premises of the firm and shall be open to inspection to any partner or his agent during office hours.

8. That the first books of accounts shall be closed on 30th June 2016 ' and than on 30th, June of every year.

9. That on the closing of accounts, a statement of assets and liabilities and income & expenditure shall be drawn up and after verification by the partners their share of profits or loss shall be credited or debited to their capital accounts.

10. That the affairs of firm shall be dealt by both the parties mutually.

11. That the parties shall jointly execute and sign any contract or agreement or any other negotiable instrument on behalf of the partnership.

12. That 2nd party shall not sell, mortgage, let on hire or transfer in any manner whatsoever any assets of the firm (except the stock in trade).

13. That no partner shall stand surety, give guarantee or stand bail on behalf of the firm.

14. That the firm shall not be responsible for the payment of the individual debts and liabilities of the partners, including personal income tax, wealth tax, and any other taxes which shall be paid by the partners themselves with effect from this date of signing of this contract.

15. That the partnership is a partnership at will and may be dissolved by any of the parties

کوئی بھی شریک اگر شراکت ختم کرنا چاہے تو ختم کرنے سے دو ماہ پہلے
دوسرے شریک کو اسکی اطلاع دینا ضروری ہے۔

دار الافتاء ۲۷/۱۸۵۷

by giving two month's notice of his/her intention to the other partner.

16. *That on the dissolution of the firm, the books of accounts shall be closed, the statements of accounts shall be finalized and the amount standing to the credit of retiring partner shall be paid over to him including goodwill agreed upon by both the parties with mutual consent leaving the other partner to carry on the business.*

17. *That in case of any dispute among the partners regarding the provisions of this deed or any other matter the same shall be referred to two arbitrators to be appointed by either party and their mutually agreed verdict will be final on both the parties.*

18. *That any matter not provided in the deed shall be dealt in accordance with the provisions of the partnership act.*

In witness whereof the parties heretofore have put their signatures on the day and date mentioned above.

Witnesses:

1.______________________________

دار الافتاء

2.______________________________

1.______________________________
Rana Naimat Ullah (42201-7562393-1)
(Party of the first part)

2.______________________________
Muhammad Irfan (42101-3324917-7)
(Party of the second part)

Addition in Deed of Partnership

The following points have been discussed and mutually agreed.

1. The running operation of the re-rolling mill will be the responsibility of Mr. Muhammad Irfan s/o Mr. Abdul Hameed. (CNIC 42101-3324917-7)
2. Arrangement of labor for a successful running operation of the mill in the responsibility of Mr. Muhammad Irfan and will also be supervised by Rana Bros. Steel.
3. Purchasing of material will the responsibility of Mr. Muhammad Irfan and Rana Bros. Steel with a mutual consent and at an attractive price.
4. Sale of material will be the responsibility of Mr. Muhammad Irfan on cash basis at a profitable value and Rana Bros. Steel will assist in the operation of sale of material.
5. The Structure of the company will be as follows
   - I. Muhammad Irfan / Rana Naimatullah / Rana Azmatullah
   - II. Foreman / Turner / Qainchy thaikaydaar / Pallaydaar & Twisting / Guards.
   - III. Electrician / Accountant.
   - IV. Labor of Re-rolling Mill.
6. Taxation of the company will be the responsibility of both partners. Any issue arising will be solved with mutual consent.

دار الافتاء

7. The PNL will be discussed and finalized on the first Saturday of the month. 50 % of the profit will be retained for expansion and diversification whereas the remaining 50% of the profit will be distributed according to the share holdings of partnership which is Rana Naimatullah (70%) and Muhammad Irfan (30%).

Witness:

1________________

Party:

Mr. Rana Naimatullah.

2________________

Mr. Muhammad Irfan.

الجواب حامداً ومصلیاً

اصل جوابات سے پہلے بطورِ تمہید مندرجہ ذیل تفصیل ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

سوال میں مذکورہ معاملہ کی شرعی حیثیت شرکت کی ہے، جس میں نفع کی فیصد تو شرکاء اپنی رضامندی سے طے کر سکتے ہیں لیکن نقصان ہر شریک کو بقدر اسکے سرمایہ کے برداشت کرنا ہوتا ہے، نیز اگر شرکاء عقدِ شرکت کے وقت کسی ایسی شرط پر رضامند ہو جائیں جو عقد شرکت کے خلاف نہ ہو، تو ایسی شرط پر عمل کرنا شرکاء پر لازم ہوتا ہے، جیسے اگر شراکت کے وقت یہ شرط طے ہو جائے کہ اگر کوئی شریک شراکت ختم کرنا چاہے تو دو ماہ پہلے دوسرے شریک کو اطلاع دینی ضروری ہوگی، تو ایسی صورت میں شرکت ختم کرنے سے پہلے اپنے ساتھی شریک کو دو ماہ پہلے پیشگی اطلاع دینا شرعاً لازم ہوگا اور بغیر پیشگی اطلاع کے شرکت ختم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

سوال میں مذکورہ تفصیل اگر درست ہے تو چونکہ شریک کے ساتھ آپکا یہ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر کوئی شریک شرکت ختم کرنا چاہے تو دو ماہ پہلے اسکی اطلاع دینی ضروری ہوگی، لہذا شریک کا آپ کو نوٹس دیے بغیر شرکت ختم کرنے سے شرکت ختم نہیں ہوئی، نیز آپکے شریک کے یہ الفاظ کہ "معاہدے پر دستخط نہیں ہوا" اس سے بھی شرکت ختم نہیں ہوئی ہے؛ کیونکہ اس میں صرف تحریری معاہدہ پر دستخط ہونے کا انکار ہے، اس میں نفسِ شرکت کا انکار نہیں، لہذا آپ دونوں شریکوں کے درمیان شرکت بدستور باقی ہے اور آپ دونوں اُس وقت تک تمام نفع میں حسبِ معاہدہ اور نقصان میں بقدرِ سرمایہ شریک رہیں گے، جب تک کہ کوئی شریک معاہدہ کے مطابق شرکت ختم نہ کر دے، نیز معاہدہ کے مطابق شرکت ختم کرنے کی صورت میں بھی مال فروخت ہونے تک مشترک رہے گا اور اسکا نفع بھی دونوں فریقوں میں طے شدہ تناسب کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔

اب اپنے سوالات کے جوابات ترتیب وار ملاحظہ فرمائیں:

﴿۱﴾۔۔۔ آپکے شریک کا مذکورہ رویہ اختیار کرنا شرعاً درست نہیں۔

﴿۲﴾۔۔۔ درست نہیں۔

﴿۳﴾۔۔۔ جیسا کہ تمہید میں گذرا کہ شرکت تاحال قائم ہے، اور شرکت ختم ہونے تک آپ نفع میں حسبِ معاہدہ شریک ہیں، البتہ نقصان آپکو صرف بقدرِ سرمایہ برداشت کرنا ہوگا۔

﴿جاری ہے۔۔۔﴾

﴿۴﴾۔۔۔ چونکہ آپ دونوں کے درمیان عقدِ شرکت تاحال قائم ہے، لہذا اگر کوئی شریک شرکت ختم کرنا چاہے تو معاہدہ کے مطابق اپنے شریک کو دو ماہ پہلے نوٹس دے، نوٹس دینے کے بعد دو ماہ گذرنے پر یہ شریک شرکت ختم کرسکتا ہے، شرکت ختم ہونے پر دونوں کے درمیان تصفیہ کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ فریقین نے جو سرمایہ مشترکہ طور پر کاروبار میں لگایا ہے اگر شرکت ختم کرتے وقت وہ سارا سرمایہ نقد کی شکل میں ہو، تو دونوں فریق اپنے سرمایہ کے بقدر اس سے وصول کرلیں اور اس کے بعد جو بچے وہ نفع ہوگا، جسے طے شدہ شرح کے مطابق آپس میں تقسیم کرلیں اور اگر موجودہ نقد رقم اصل سرمایہ سے کم رہ جائے، تو جتنی کمی آئیگی، اسے کاروبار کا نقصان سمجھا جائیگا اور اس کو ہر شریک کے سرمایہ کی شرح سے تقسیم کیا جائیگا، نہ کہ طے شدہ تناسب سے؛ کیونکہ یہ بات آچکی ہے کہ شرکاء اپنی رضامندی سے نفع (کم یا زیادہ) طے کرسکتے ہیں لیکن نقصان ہر شریک کو اپنے سرمایہ کے بقدر ہی برداشت کرنا ہوگا۔

اور اگر شرکت ختم کرتے وقت شرکت میں لگایا ہوا سرمایہ سامان کی شکل میں ہو، تو پھر سرمایہ کے تصفیہ کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

(۱)۔۔ اگر سامان قابلِ تقسیم ہو تو اسے اسی طرح تقسیم کرلیا جائے۔

(۲)۔۔ تنضیض حقیقی، یعنی اس سامان کو بیچ کر نقد بنایا جائے اور پھر اوپر ذکر کئے گئے طریقے کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

(۳)۔۔ تنضیض حکمی، یعنی اس سامان کی قیمت لگائی جائے کہ اس پورے سامان کی قیمت کیا ہے، پھر ایک شریک اپنا حصہ دوسرے کو بیچ دے یا اپنے حصے کا سامان لے لے۔

شرکت کو ختم کرنے کے لیے دونوں شریک اپنی آسانی کی خاطر کسی بھی صورت کو اختیار کرسکتے ہیں۔ (مأخذہ التبویب: ۴۴/۱۳۹۴)

لما فی عون المعبود کتاب القضاء باب فی الصلح ط دار الکتب العلمیة (۹ / ۳۷۳)

قال المصنف - رحمه الله تعالى - في شرح حديث (الصلح جائز بين المسلمين):

(المسلمون على شروطهم) أي ثابتون عليها لا يرجعون عنها.

قال الخطابي هذا في الشروط الجائزة في حق الدين دون الشروط الفاسدة وهو من باب ما أمر الله تعالى من الوفاء بالعقود.

دار الافتاء

﴿جاری ہے۔۔۔﴾

وفى الفتاوى الهندية كتاب الشركة الباب الخامس فى الشركة الفاسدة ط دار الفكر (٢/ ٣٣٥)

ولو لم يمت لكن فسخ أحدهما الشركة ولم يعلم شريكه لا تنفسخ الشركة، ولو علم: إن كان رأس مال الشركة دراهم أو دنانير انفسخت الشركة، ولو كان عروضا وقت الفسخ ذكر الطحاوي أنها لا تنفسخ، كذا في الخلاصة. وبعض المشايخ قالوا تنفسخ الشركة، وإن كان المال عروضا وهو المختار، كذا في فتح القدير.

وإذا أنكر أحد الشريكين الشركة، ومال الشركة أمتعة كان هذا فسخا للشركة، كذا في الظهيرية.

وفى حاشية ابن عابدين كتاب الشركة ط دار الفكر-بيروت (٤/ ٣٢٧)

(قوله: وبقوله لا أعمل معك) هذا في المعنى فسخ فكان الأولى تأخيره عن قوله وبفسخ أحدهما، وفي البحر عن البزازية: اشتركا واشتريا أمتعة ثم قال أحدهما لا أعمل معك بالشركة وغاب فباع الحاضر الأمتعة فالحاصل للبائع وعليه قيمة المتاع؛ لأن قوله لا أعمل معك فسخ للشركة معه وأحدهما يملك فسخها وإن كان المال عروضا، بخلاف المضاربة هو المختار اهـ

وفى حاشية ابن عابدين كتاب الشركة ط دار الفكر-بيروت (٤/ ٣٠٥)

ولا خلاف أن اشتراط الوضيعة بخلاف قدر رأس المال باطل واشتراط الربح متفاوتا عندنا صحيح فيما سيذكر،

وفى بدائع الصنائع،كتاب الشركة،فصل فى صفة عقد الشركة،ط دارالكتب العلمية (٦ / ٧٧)

فهي أنها عقد جائز غير لازم حتى ينفرد كل واحد منهما بالفسخ، إلا أن من شرط جواز الفسخ أن يكون بحضرة صاحبه، أي بعلمه، حتى لو فسخ بمحضر من صاحبه جاز الفسخ، وكذا لو كان صاحبه غائبا، وعلم بالفسخ، وإن كان غائبا ولم يبلغه الفسخ؛ لم يجز الفسخ ولم ينفسخ العقد؛ لأن الفسخ من غير علم صاحبه إضرار بصاحبه-------------------**والله تعالى أعلم**

بنده طارق

عزیز طارق بلوانی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٨/ ربیع الثانی/١٤٣٨ھ

١٧/ جنوری/٢٠١٧ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بنده ابراہیم عیسٰی

١٨-٤-١٤٣٨ھ

الجواب صحیح

١٩/٤/١٤٣٨ھ